سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنو نمبر ۳۱۸



# مباہلہ کا تاریخی واقعہ

## مختصر ہے یا طولانی ہے

از قلم

سرکار سید العلماء الحاج مولانا

السید علی نقی صاحب قبلہ مدظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ۶ نئے پیسے

# تعارف

یہ سرکار سید العلماء مدظلہ کا ایک گرانقدر مضمون ہے جو اخبار اسد لاہور مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں شایع ہو چکا ہے۔ ہم اس کی افادیت کے پیش نظر امسال اس کو حسینی لٹریچر کا جزو بنا کر بصورت رسالہ شایع کر رہے ہیں۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس کی بھی کثیر سے کثیر تعداد "یوم عاشورہ" برادران وطن میں مفت تقسیم فرما کر عند اللہ و عند الرسولؐ ماجور ہوں گے۔

خادم ملت

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آنریری سکریٹری امامیہ مشن

لکھنؤ

محرم الحرام ۱۳۸۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسویں محرم سنہ ۶۱ھ کو حسینؑ ابن علیؑ سبط رسولؐ پر ابن زیاد کی فوجوں نے چڑھائی کی اور اس کثیر لشکر کے مقابلہ میں حسینی فوج کی ستر بہتر (۷۰)(۷۲) ہستیوں نے، جن میں کمسن بچے اور سن رسیدہ بڈھے بھی تھے، داد شجاعت دے کر اپنی جان کو فنا کر دیا اور عصر کو وہ مظلوم بھائیوں بھتیجوں کے داغ اُٹھا کر ہزاروں زخم کھا کر زیر خنجر شہید کر دیا گیا اور شمر نے اس یادگار رسولؐ کے سر کو جسم سے جدا کر دیا۔

یہ ہے واقعہ کربلا کی وہ تاریخی حیثیت جو سطحی نظروں سے دیکھنے میں چند سطروں کے اندر ختم ہو جاتی ہے۔ اور اگر زیادہ اختصار سے کام لیا جائے تو شاید چند جملے اس عظیم حادثہ کے بتلانے کے لئے کافی ہوں، افسوس ہے کہ اسلامی تاریخوں نے اس واقعہ کو اسی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ ابو الفداء کے دو صفحے ہوں یا طبری کے دس صفحے ان کا ماحصل ہماری مذکورہ بالا چند سطروں سے زیادہ کچھ نہیں ہے ارباب مقاتل کے قلم اور خطبا و واعظین کی زبانیں بھی زیادہ تر انہی واقعات کی ظاہری ترتیب و تدوین اور جمع و تالیف میں صرف ہوتی رہی ہیں۔

لیکن کیا زمین کربلا کے واقعہ کی حقیقت صرف اتنی ہی ہے؟ کیا وہ صرف چند گھنٹوں کی لڑائی اور ظالم و مظلوم کی فتح و شکست کا نام ہے؟ نہیں ہرگز نہیں! اس واقعہ کو ان ہی دلگداز نمایاں پہلوؤں کا مجموعہ سمجھنا حقائق کے ساتھ صریح ناانصافی اور واقعات کی اہمیت سے کھلی ہوئی بے اعتنائی ہے۔

کربلا کا واقعہ رزم بزم یا سوز و گداز کے تاثرات کا مجموعہ نہیں بلکہ انسانی کمالات کے جتنے پہلو ہو سکتے ہیں اور نفسانی امتیازات کے جو بھی اسرار ممکن ہیں ان سب کا خزینہ دار ہے

علم تہذیب الاخلاق کا بڑے سے بڑا ماہر اور قانون تمدن و معاشرت کا کامل ترین عالم ان واقعات سے اسی طرح سبق حاصل کر سکتا ہے جس طرح حقائق لاہوت کا بڑا محقق اور فلسفہ شریعت و احکام کا فقیہ متبحر۔

حسینؑ اور ان کے انصار نے روز عاشورا صبح سے عصر تک کی قلیل مدت میں وہ کام کیا ہے جس کی نظیر عالم میں نہ ان کے قبل ممکن ہوئی اور نہ اُن کے بعد ہو سکتی ہے کہنے کو تو وہ صرف اپنے جسموں کو مخالف فوج کے خون آشام تلواروں کی نذر کر کے اپنی جانیں نثار کر رہے تھے لیکن حقیقتاً انھوں نے عالم انسانیت کو مسخر کر لیا۔ اور دنیائے علم و عمل دونوں پر قیامت تک کے لئے سکہ قائم کر گئے۔ انھوں نے اُس دن زندگی کے ہر شعبہ کی تکمیل کی اور کمال انسانیت کا کوئی باب ایسا نہیں تھا جس کا نمونہ پیش نہ کیا ہو۔

علم اخلاق کی جامع ترین کتابوں کا مطالعہ کر جاؤ، علم النفس کے حقائق و اسرار کی کسی مسلم استاد سے تعلیم حاصل کرو، اجتماعی و معاشرتی آداب اور انسانی فضائل کی مشق پورے معیار ترقی پر پہونچا دو اور معرفت الٰہیہ و حقائق اسرار توحید کا پورے طور پر احاطہ کر لو اور اس کے بعد ذرا کربلا کی اس چند گھنٹہ کی مختصر مدت کا ایک محققانہ نظر سے جائزہ لے لو۔ تم کو وہاں وہ سب مل جائے گا جو ان تمام کمالات کا ماحصل اور نتیجہ کہا جا سکتا ہے، تم دیکھو گے کہ جو کچھ سنا تھا وہ لفظیں تھیں اور ان کے معنی یہ ہیں۔

سید الشہداؑ اور ان کے جانباز ساتھیوں کا ہر طرز عمل اس دن ایک اسرار و رموز کا خزانہ تھا کہ جس میں اخلاقی تمدنی، معاشرتی، اجتماعی، نفسانی خصوصیات و کمالات کے نہ معلوم کتنے پہلو مضمر تھے۔ ان کے کسی ایک فعل کو سامنے رکھ کر مشکل سے مشکل مسائل علم النفس کے حل کئے جا سکتے اور بلند ترین انسانی کمالات حاصل کئے جا سکتے ہیں ثبات قدم، استقلال، خودداری، صدق و امانت، صفائی و اخلاص، صبر و ضبط، حق پرستی و حق پروری۔ عدل و انصاف، رحم و مروت، جذبۂ مذہب، پابندی شریعت، تحت ترین

وقتِ عبد و معبود کے مخصوص روابط کی نگہداشت، توکل و تحمل، نوعِ بشر کی خیر خواہی، مواسات و ہمدردی، عفو و کرم، سخاوت و شجاعت اپنے مقدس اور سچے نصب العین کی آخر وقت تک حمایت، اتمامِ حجت، موعظ و نصیحت، تبلیغ و دعوت نفس کشی عالی حوصلگی، بلند ہمتی اگر صرف چند حرفی لفظوں کا نام نہیں بلکہ ہر ایک ان میں سے فلسفہ اخلاق یا علم النفس، حقائق الٰہیہ یا اسرارِ شریعت کا ایک مستقل اور مفصل و مبسوط باب ہے تو یقیناً کربلا کے واقعات مختصر نہیں بلکہ بہت طولانی ہیں اور اگر ان کے نتائج و اسباب پر غائر نظر ڈالی جائے تو وہ یقیناً چند صفحوں میں لکھنے کے نہیں بلکہ دفتر کے دفتر اور کتابوں کی کتابیں ان کے لئے لازم ہیں۔

اس کے علاوہ صرف واقعہ نگاری کے فرائض کو انجام دینے والا شخص بھی اس حادثہ کے اندر مختلف طویل الذیل پہلو موجود پا سکتا ہے، تاریخی واقعات کو فلسفی نگاہ سے دیکھ کر ان کے علل و اسباب سے بحث کرنے کے لئے ذرا دائرہ بحث کو وسیع کرنے اور نقطہ مقصد کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ جس قدر واقعہ کی اہمیت زیادہ ہوگی اور اس کے مقدمات و علل کی علقہ در حلقہ زنجیریں دور تک گئی ہوئی ہوں گی اتنی ہی ایک محقق کو بیان کی مسافت زیادہ طے کرنا پڑے گی، اس کا فرض ہے کہ وہ اس منبع اصلی کا پتہ لگائے جس سے اس واقعہ کے گوناگوں خصوصیات کا تعلق ہے، اور سلسلہ کی پہلی کڑی کو دریافت کرے جس پر اس پوری زنجیر کا دار و مدار ہے

واقعہ کربلا وہی جس کو بے خبر افراد چند گھنٹوں کی لڑائی سے زیادہ وقعت نہیں دیتے، وہ اس حیثیت سے عالم کا عظیم و اہم ترین واقعہ ہے کہ اس کے اسباب و علل کی کڑیاں سال دو سال، دس بیس سال نہیں بلکہ سو دو سو برس کے واقعات کا نتیجہ ہیں۔ سمجھنے کے لئے دل دیکھنے کے لئے آنکھیں ہونی چاہئیں۔ اسلامی تاریخوں میں یہ سب واقعات منتشر طور پر پائے جاتے ہیں، لیکن افسوس ہے

کہ ان کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ان کو ترتیب دے کر فرع کو اصل کے ساتھ اور معلول کو علت کے ساتھ ملحق کر سکیں۔

وہ وقت کہ جب ہاشم اور اُمیہ میں عبد مناف کے انتقال کے بعد نزاع ہوئی اور فیصلہ ہاشم کے حق میں اُمیہ کے خلاف ہوا۔ اسی زمانہ سے عداوت و عناد کی آگ تھی جو اُمیہ کے دل میں مجبوری ولاچاری کے پردہ میں سلگ رہی تھی اور وہی وراثتہً اولاد تک پہونچی۔ دشمنی اور عداوت کی آگ مشتعل ہوتے ہوئے کسی ایک فریق کی ظاہری ترقی اور رفعت و بلندی دوسرے فریق کے لئے گرتی ہوئی بجلی کا کام دیا کرتی ہے۔ حسد وہ شے ہے کہ جس کے باعث دو یکجہت و یکدل دوستوں میں اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے چہ جائیکہ عداوت پہلے سے موجود ہو اور اس وقت میں ایک فریق کسی بلند مرتبہ تک پہونچا ہوا دکھائی دے، تو اس وقت عداوت کے شعلوں کا سینہ میں بھڑک کر دہن سے نکلنے لگنا، اور اس کے تاریک و تار دھوئیں سے آنکھوں کے سامنے عالم کا سیاہ ہو جانا کوئی بعید نہیں بنی امیہ کے لئے ہاشمی خاندان کی وہ عزت و وجاہت جو ملک عرب میں پائی جاتی تھی آتش حسد کے مشتعل کرنے کے لئے کیا کم تھی کہ خالق حکیم نے اپنی خدائی کے مختار کل اور دنیا و آخرت کے عظیم فرمانروا سرور کائنات نبی آخرالزماں کی ولادت کے لئے ہاشمی خاندان کو منتخب کیا۔

رسالت کی تحریک کی روز افزوں ترقی اور اس کے آخری نتیجہ کو بنی اُمیہ کے بزرگ خاندان ابوسفیان کی نظریں پہلے ہی روز سے تاڑ گئی تھیں، اسی وجہ سے اس نے اپنی راحت و آرام سے ہاتھ دھو کر پوری قوت کے ساتھ اس تحریک کے مقابلہ کی ضرورت سمجھی، اور تمام قبائل عرب میں دورہ کر کے ان سب کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیا، اور ان کی ہمدردی کو اپنے لئے

حاصل کر لیا، لیکن اس کو کیا معلوم تھا کہ اسلامی ترقی کسی ظاہری ساز و سامان یا خارجی طاقت و قوت کا نام نہیں ہے، بلکہ روحانی قوت کا نتیجہ ہے۔ اسلامی ترقی کا زور روکنے کے لئے اس کی تمام فوجی طاقتیں، اپنے سازو سامان سمیت ایسی ثابت ہو رہی تھیں کہ جیسے سیلاب کے زور کو ہتھیلی سے روکا جائے یا آفتاب کے طالع ہوتے وقت نقطۂ مشرق کے سامنے ایک پردہ ڈال دیا جائے کہ چند ہی منٹ میں آفتاب کی روشنی بڑھ کر اس پردہ کے چاروں طرف محیط ہو جائے گی۔

بدر و احد و احزاب، پھر صلح حدیبیہ اور اس کے بعد کے واقعات ہر مرتبہ جان توڑ کوشش اور نتیجہ میں ناکامی سب کے آخر میں بمجبوری سر تسلیم خم کرنے کی ضرورت پڑنا اور دل کی تمام تلاطم خیز عداوتوں کے باوجود اپنے تمام سرمایۂ حیات، عزت و آبرو کو دشمن (رسالتمآبؐ) کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا یہ واقعات ایسے نہ تھے جو دل کی آگ کو خاموش ہو جانے دیں، یہ تمام تابڑ توڑ واقعات اس آگ کے لئے چھینٹوں کا کام دے رہے تھے، لیکن پانی کے چھینٹے نہیں بلکہ مٹی کے تیل کے چھینٹے، رسالت مآبؐ کی وفات کے بعد اس میں پوری ترقی پیدا ہونا گزیر تھی۔ خلافت کے دوسرے دور میں اس جماعت کا برسر حکومت آنا اور پھر ایک مرتبہ ورق کے منقلب ہوتے ہوئے اس تخت پہ بنی ہاشم کی سربرآوردہ تاریخی ہستی امیرالمومنینؑ کا آجانا اور صفین کا میدان ظاہری معاہدہ اور اس کی خلاف ورزی، علیؑ ابن طالبؑ کی اولاد سے جو ہمیشہ اس کے مبلغ تھے باطل کوشش حکومت و سلطنت کو ہمیشہ خطرہ کا احساس ہونا، ان تمام کا نتیجہ وہ تھا جو کربلا میں بنی امیہ کے ہاتھوں خاندان رسالت کے ظاہری خاتمہ تک منتہی ہوا، لیکن کیا معلوم تھا کہ جس کو وہ خاتمہ سمجھ رہے ہیں وہ اس خاندان کے حقیقی فروغ کا پہلا دن ہے اور جس کو اپنی فتح خیال کر کے خوش ہو رہے ہیں

دوان کے فنا کی ابتدائی تمہید ہے، واقعات نے ثابت کر دیا کہ حسینؑ کے خون کا ہر قطرہ اہل بیت رسولؐ کی مقدس تحریک کے لئے حیات تازہ اور اموی خاندان کی حکومت، ثروت، بلکہ اُن کی زندگی کے لئے بجلی کا حکم رکھتا تھا۔ ہمارے مذکورہ بیان کا ہر جملہ اگر صرف چند کلموں کا نام نہیں بلکہ مفصل اور طویل واقعات کا اجمالی رمز اور اشارہ ہے تو اس حیثیت سے بھی واقعات کربلا مختصر نہیں بلکہ بہت طولانی ہیں۔

---




پبلشر

مرزا حید رحسین اسسٹنٹ سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ (بھارت)